سوال

(586)عدت گزارنے کی جگہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا ہے ، اوروہ کرایہ کے گھر میں رہتی ہے ، اس کے میکے والے اس کے گھر سے دور رہتے ہیں ، اوراس کا بھائی بھی کام کاج کی بنا پر اس کے گھر آکر نہیں رہ سکتا ، اور عورت مکان کا کرایہ بھی ادانہیں کرسکتی ، کیا یہ عورت عدت گزارنے کےلیے میکے منتقل ہوسکتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بیوہ عورت کےلیے اپنے اسی گھر میں عدت گزارنی واجب ہے جس گھر میں رہائش رکھے ہوئے اسے خاوند فوت ہونے کی اطلاع ملی تھی، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فریعہ بنت مالک رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا تھا :

«امكثي في بيتك الذي جاء فيه نعي زوجك حتى يبلغ الكتاب أجله . قالت : فاعتددت فيه أربعة أشهر وعشرا» (رواه أبوداود (2300) والترمذي (1204) والنسائي (200) وابن ماجه (2031) وصححه الألباني في صحيح ابن ماجه).

" تم اسی گھر میں رہو جس گھر میں تمہیں خاوند فوت ہونے کی اطلاع ملی تھی، حتی کہ عدت ختم ہوجائے فریعۃ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں : چنانچہ میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن عدت بسر کی تھی۔

"اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اکثر اہل علم کا بھی یہی مسلک ہے کہ عورت اپنے اسی گھر میں عدت گزارے گی ، جہاں اسے خاوند کی وفات کی خبر ملی تھی، لیکن انہوں نے یہ اجازت دی ہے کہ اگر کسی عورت کو اپنی جان کا خطرہ ہو یا پھر اس کے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کےلیے کوئی دوسرا شخص نہ ہو اور وہ خود بھی اپنی ضروریات پوری نہ کرسکتی ہو تو کہیں اور عدت گزار سکتی ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" بیوہ کےلیے اپنے گھر میں ہی عدت گزارنے کو ضروری قرار دینے والوں میں عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہما شامل ہیں ، اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ام سلمہ سے بھی مروی ہے ، اور امام مالک امام ثوری اور امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے

ابن عبدالبر کہتے ہیں :

حجازشام اور عراق کے فقہاء کرام کی جماعت کا بھی یہی قول ہے "

اس کے بعد لکھتے ہیں :

"چنانچہ اگر بیوہ کو گھر منہدم ہونے یا غرق ہونے یا دشمن وغیرہ کا خطرہ ہو تو اس کے لیے وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہونا جائز ہے؛ کیونکہ یہ عذر کی حالت ہے۔ اور اسے وہاں سے منتقل ہو کر کہیں بھی رہنے کا حق حاصل ہے " انتہی مختصرا دیکھیں : المغنی (127/8).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور جس علاقے میں اس کا خاوند فوت ہوا ہے وہاں اس عورت کی ضرورت پوری کرنے والا کوئی نہیں، کیا وہ دوسرے شہر جا کر عدت گزار سکتی ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

" اگر واقعتا ایسا ہے کہ جس شہر اور علاقے میں خاوند فوت ہوا ہے وہاں اس بیوہ کی ضروریات پوری کرنے والا کوئی نہیں، اور وہ خود بھی اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتی تو اس کے لیے وہاں سے کسی دوسرے علاقے میں جہاں پر اسے اپنے آپ پر امن ہو اور اس کی ضروریات پوری کرنے والا ہو وہاں منتقل ہونا شرعا جائز ہے " انتہی دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتا (473/20).

دیگر فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے :

" اگر آپ کی بیوہ بہن کو دوران عدت اپنے خاوند کے گھر سے کسی دوسرے گھر میں ضرورت کی بنا پر منتقل ہونا پڑے مثلا وہاں اسے اکیلے رہنے میں جان کا خطرہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، وہ دوسرے گھر میں منتقل ہو کر عدت پوری کرے گی " انتہی دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (473/20)

لہذا مذکورہ عورت اگر اکیلا رہنے سے ڈرتی ہے، یا پھر گھر کا کرایہ نہیں ادا کر سکتی تو اپنے میکے جا کر عدت گزارنے میں کوئی حرج نہیں ہے

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1